تزکیۂ نفس

اوراد و وظائف کے ذریعے

امام حسن البنا شہیدؒ

بانی اخوان المسلمون ؒ

المحراب ○ سمن آباد ○ لاہور

قیمت تین روپے

ناشر :۔ اکرام غازی ۔ المحراب لاہور

طابع :۔ عوامی پریس لاہور

تعداد :۔ ایک ہزار، باراوّل، جولائی ۱۹۷۱ء

قیمت :۔ تین (۳) روپے

ملنے کا پتہ

المحراب ۔ ۳۵ ۔ افغانی روڈ، سمن آباد، لاہور،

مکتبہ الخیر ۔ جامع مسجد نیلہ گنبد، لاہور،

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحات
۱	ذکراور ذکر نے کی فضیلت	۹
۲	ذکر کا مفہوم	۱۲
۳	آداب ذکر	۱۳
۴	کلمۂ خیر	۱۸
۵	اوراد ووظائف	۱۹
۶	حل مشکلات کے لیے وظیفہ	۵۴
۷	فضائل قرآن	۵۵
۸	فضیلت قرآن	۵۷
۹	مقدار تلاوت	۶۲
۱۰	ایسی صورتیں جن کی کثرت سے تلاوت مستحب ہے۔	۶۴
۱۱	آداب تلاوت	۶۷
۱۲	قرآنی محفلیں	۶۹
۱۳	حفظ قرآن	۷۲
۱۴	شب و روز کی دعائیں	۷۳
۱۵	سوکر اٹھنے کے بعد دعا	۷۵

۱۶	لباس پہننے اور اتارنے کی دعائیں	۷۹
۱۷	گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعا	۸۱
۱۸	مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں	۸۲
۱۹	بیت الخلاء اور مباشرت کی دعائیں	۸۵
۲۰	وضو غسل اور اذان کی دعائیں	۸۷
۲۱	کھانے پینے کے وقت کی دعائیں	۹۰
۲۲	تہجد پڑھنے کے وقت کی دعائیں	۹۲
۲۳	بیخوابی کے ازالے کی دعا	۹۶
۲۴	سونے سے پہلے کی دعائیں	۹۹
۲۵	دوسری دعائیں	۱۰۵
۲۶	نماز اور مجلس کی دعائیں	۱۰۷
۲۷	استخارہ	۱۱۰
۲۸	نماز حاجت	۱۱۳
۲۹	سفر کی دعائیں	۱۱۵
۳۰	مظاہر قدرت دیکھنے پر دعا	۱۱۹
۳۱	معاشرتی دعائیں	۱۲۱
۳۲	نظر بد کا تعویز	۱۲۲
۳۳	مختلف مواقع کی دعائیں	۱۲۳
۳۴	صلوٰۃ التسبیح	۱۳۹
۳۵	اخوان کے اوراد	۱۴۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رب العالمين وصلى الله
على سيّدنا محمد افضل الذاكرين
و سيّد الشاكرين، و امام المرسلين
و خاتم النبيّين و قائد الغُر المحجّلين،
وعلى آله وَ اَصحابهٖ اَجمعين، وَمَنْ
سلك طريقهم إلىٰ يوم الدين .

ہر انسان کی زندگی کا ایک بنیادی مقصد ہوتا ہے اور اسی مقصد کے

گرد اس کے تمام افکار گھومتے ہیں۔ اس کے تمام افعال و اعمال کا محور بھی یہی مقاصد ہوتے ہیں۔ اور انہی کو "المثل الاعلیٰ" سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

زندگی کے یہ مقاصد جس قدر ارفع و اعلیٰ ہوں گے انسان سے اسی قسم کے بلند تر اخلاق اور اعمال کا ظہور ہوگا اور پھر انہی کے ذریعے وہ درجۂ کمال پر فائز ہو سکے گا۔

اسلام نے انسان کے مقصدِ حیات کو بالکل واضح کر دیا ہے اور درجۂ کمال اور "المثل الاعلیٰ" کی منزل تک پہنچنے کے لیے تزکیۂ نفس کے مرحلے سے گزرنے کو اس کے لیے لازمی ٹھیرایا ہے ——— "المثل الاعلیٰ" سے مراد خدائے بزرگ و برتر کی تسبیح و تقدیس ہے۔ ذیل کی آیتِ کریمہ سے بھی اس پر روشنی پڑتی ہے

فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

(الذاریات آیہ ۵۰)

خدا کی جانب لپکو۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے میں واضح طور پر تمھیں ڈرانے والا ہوں۔

فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ کے مفہوم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ طلب کی جائے اور اس سے انعامات و اکرامات کی

توقع رکھی جائے اور اس کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ اپنی تمام تر زندگی خدائی احکام کی روشنی میں بسر کی جائے اور اس کی نافرمانی سے کلیتہً اجتناب کیا جائے۔

اس حقیقت کا علم ہو جانے کے بعد ذکرِ الٰہی سے ہمیں کسی حالت میں بھی غفلت نہیں برتنی چاہیئے ــــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، جنھیں تمام مخلوق میں خداوند قدوس کی سب سے زیادہ معرفت حاصل ہے، ذکر، شکر، تسبیح و تحمید اور ہر قسم کے حالات میں پڑھنے کے لیے جامع دعائیں منقول ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مصروف رہا کرتے تھے اور اس لیے ہم ان لوگوں سے جو آپ کی محبّت کا دم بھرتے ہیں، یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ رضائے الٰہی اور تقربِ خداوندی حاصل کرنے کے لیے اپنے نبی کی سنّت کو اپنائیں اور آپ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کریں اور جو دعائیں اور وظائف آپ ؐ سے منقول ہیں انہیں ذہن نشین کرلیں۔ کیونکہ آپ ؐ کے نقشِ قدم پر چلنے ہی میں ہمارے لیے سعادت ہے اور یہی ہماری نجات کا بھی ذریعہ ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ
وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (الاحزاب آیہ ۲۱)

تم کو پیغمبر خدا کی پیروی کرنی بہتر ہے۔ یعنی اس شخص کو جسے خدا سے ملنے اور روز قیامت کے آنے کی اُمید ہو اور وہ خدا کا کثرت سے ذکر کرتا ہو۔

ذکر اور ذکر کرنے والوں کی فضیلت

قرآن کریم اور احادیثِ رسولؐ میں ذکر کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی ہے، اور ذکر و شغل میں تصوف اصحاب کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ قرآن کریم میں ہے :-

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ
وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ
وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ
وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ
الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ
الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا
عَظِیْمًا ○ (الاحزاب: آیہ ۳۵)

جو مرد اور عورتیں مُسلم ہیں، مومن ہیں، مطیعِ فرمان ہیں، راست باز ہیں، صابر ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، صدقہ دینے والے ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

قرآن حکیم ہی میں ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ان الفاظ میں ذکر کی تلقین فرمائی:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۝ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝

اے لوگو! جنھوں نے ایمان قبول کیا ہے اللہ کو کثرت سے یاد کرو، اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ (الاحزاب: آیۃ ۴۱-۴۲)

بے شمار احادیث میں بھی ذکر کی فضیلت ملتی ہے ——— ایک حدیث قدسی کے الفاظ ہیں:۔

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَ اَنَا مَعَهٗ اِذَا

ذَكَرَنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَ اِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

میرے متعلق میرا بندہ جس طرح کا گمان رکھتا ہے میں اس سے ویسا ہی سلوک کرتا ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میرا اس سے خصوصی تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ کسی مجلس میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامَ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن۔

یارسول اللہ! اسلام کے احکام مجھے بہت ہی زیادہ معلوم ہوتے ہیں کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس پر عمل کرنا میرے لیے آسان ہو آپؐ نے ارشاد فرمایا تیری زبان ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنی چاہئیے۔

ذکر کا مفہوم

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ذکر سے مقصود صرف یہی نہیں کہ محض زبان ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے اور باقی اعضاء و جوارح پر اس ذکر کے اثرات ظاہر نہ ہوں ـــــ ذکر کی مختلف شکلیں ہیں۔ توبہ بھی ذکر ہی کی ایک صورت ہے اور طلبِ علم بھی ذکر ہی کا ایک شعبہ ہے۔ طلبِ رزق میں حسنِ نیت شامل ہو جائے تو پھر یہ بھی ذکر ہی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ذکر کا سب سے اعلیٰ و ارفع مرتبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی نشانیوں میں تفکر اور تدبر کیا جائے ـــــ مختصر طور پر یوں کہا جا سکتا ہے کہ ہر وہ کام، جس کے ذریعے رضائے الٰہی مطلوب ہو، اور اس یقینِ کامل کے ساتھ اسے انجام دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ وہ ہر صورت میں ہمارے حالات اور خیالات سے واقف ہے، ذکرِ

الٰہی میں شمار ہوتا ہے۔ بنابریں عارف کے لیے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر حالت میں ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے۔

آدابِ ذکر

ذکر کے اثرات اسی صورت میں ظہور پذیر ہو سکتے ہیں جب اس کے آداب کا خاص خیال رکھا جائے ورنہ مجرد الفاظ اپنے اندر کوئی تاثیر نہیں رکھتے۔ علماء نے ذکر کے بہت سے آداب بیان کیے ہیں۔ ان میں سے چند آداب ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ خشوع و خضوع :۔ ذکر کے لیے الفاظ کا انتخاب کرتے وقت ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا اور پھر زبان سے ادا کرتے وقت ان کے معانی کو ذہن میں رکھنا بھی ضروری ہے۔ اسی صورت میں ذکر کے اندر خشوع و خضوع اور عاجزی و انکساری کی کیفیّت پیدا ہو سکتی ہے۔

۲۔ حتی الامکان آواز کو پست رکھنا :۔ ذکر کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ پوری توجہ اور خیال کے ساتھ اس طریقے سے ذکر کیا جائے کہ کسی

دوسرے کی عبادت میں کوئی خلل نہ آنے پائے ــــــــــــــ
اس آیتِ کریمہ میں بھی اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے :-

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ (الاعراف آیہ ۲۰۵)

اے نبیؐ اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو۔ دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ ــــ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

۳۔ جماعت کی موافقت :- ذکرِ الٰہی میں مشغول کسی جماعت کے ساتھ اگر ذکر کا اتفاق ہو تو اس صورت میں جماعت کا ادب و احترام اور اس کی موافقت بھی ضروری ہے ــــ جماعت کے کسی کام میں مداخلت اور تقدم و تاخر کسی طرح بھی مناسب نہیں ــــ کوئی شخص اگر ایسی حالت میں شریک جماعت ہو کہ انہوں نے ابھی ذکر شروع ہی کیا ہے تو اسے دوسرے لوگوں کا ساتھ دینا چاہیے۔ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ نہیں بنا لینی چاہیے۔

اسے ذکر کے اختتام پر اپنے شمار کو پورا کرنا چاہیے —— اور اگر وہ بہت ہی بعد میں شریک جماعت ہُوا ہے تو ایسی صورت میں اسے پہلے فوت شدہ اوراد و وظائف پڑھ لینے چاہئیں۔

۴۔ طہارت :۔ کپڑوں اَور جگہ کا پاکیزہ ہونا بھی آداب ذکر میں سے ہے۔ پاکیزہ مقامات جیسے مساجد وغیرہ اور مناسب اوقات کی رعایت بھی رکھی جائے۔

۵۔ عاجزی اور انکساری :۔ چال ڈھال اور رہن سہن ہر معاملے میں عاجزی اور انکساری کا خیال رکھنا چاہیے —— لہو و لعب سے ذکر کا اثر زائل ہو جاتا ہے اس لیے اس سے بھی اجتناب ضروری ہے۔

ان آداب کو ملحوظ رکھ کر جو لوگ ذکر و شغل اور تلاوت قرآنِ حکیم میں مشغول ہوں گے ان پر ایک ایسی کیفیت طاری ہو گی جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ وہ اپنے دل میں ذکر کا اثر اور اس کی حلاوت محسوس کریں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں شرحِ صدر، اطمینان اور سکونِ قلب کی دولت ارزانی فرمائے گا۔

اجتماعی ذکر

احادیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ اجتماعی شکل میں ذکر کرنے سے

زیادہ فوائد حاصل ہوتے ہیں ـــــ صحیح مسلم کی ایک روایت ہے :۔

لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَّا حَفَّتْہُمُ الْمَلَائِکَۃُ وَ غَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ ، وَ نَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَ ذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ ۔

کچھ لوگ جب مجتمع ہو کر ذکرِ الٰہی میں مصروف ہوتے ہیں تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ خداوندی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

احادیث میں کثرت سے یہ چیز دیکھنے میں آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو اجتماعی شکل میں ذکر کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے ان کو بشارت دی۔ انہیں اس اجتماع سے روکا نہیں۔

اجتماعی شکل میں نفلی عبادات سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں مثلاً آپس کے تعلقات اور روابط کی مضبوطی، تالیفِ قلب، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان اوقات

کا خیال رہتا ہے جن میں ذکر کرنے کے زیادہ فضائل وارد ہوئے ہیں۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی اَن پڑھ اس اجتماعی ذکر کی بدولت دین سے واقف ہو جاتا ہے اور اسے دین کا اچھا خاصا علم آجاتا ہے۔

البتہ اجتماعی ذکر ایسی صورت میں جائز نہیں۔ جب اس میں شرعی حدود سے تجاوز کر کے ممنوعات کا ارتکاب کیا جانے لگے مثلاً نماز میں اس سے خلل پڑتا ہو، اس میں فضول قسم کا ہنسی مذاق شامل ہو جائے یا ایسے دوسرے امور عمل میں آنے لگیں جن سے شریعت مطہرہ نے منع کیا ہے۔ ان مختلف مفاسد کی وجہ سے اجتماعی شکل میں ذکر سے روکا جاتا ہے۔ فی نفسہٖ اجتماعی ذکر ممنوع نہیں ہے۔

ذکر کے وہ الفاظ اور طریقے اور اوقات جو نبی کریمؐ سے منقول ہیں، ان میں تو کسی قسم کا اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر صبح و شام مساجد اور مجالس میں جمع ہو کر مکروہات سے اجتناب کرتے ہوئے ذکر کا اہتمام کیا جائے تو اس سے بے شمار فوائد متوقع ہیں —— اگر کوئی شخص اجتماعی ذکر میں شریک نہ ہو سکے تو اس صورت میں وہ اکیلا بھی ذکر کر سکتا ہے۔ اس معاملے میں افراط و تفریط سے ہرگز کام نہیں لینا چاہیئے۔

کلمۂ خیر

اب ہم "اخوان المسلمون" کی خدمت میں وظائف و اذکار کا یہ مجموعہ پیش کرتے ہیں یہ صرف ان کے لیے ہی مخصوص نہیں بلکہ تمام مسلمان اس سے استفادہ کر سکتے ہیں اور یقیناً یہ مجموعہ ان کے لیے حد درجہ سود مند ثابت ہوگا ــــــ یہ وظائف صبح اور شام کسی وقت بھی اجتماعی صورت میں یا انفرادی طور پر پڑھے جا سکتے ہیں جو شخص یہ تمام اذکار نہ پڑھ سکے اسے کچھ نہ کچھ ضرور پڑھ لینے چاہییں۔

شب و روز کے کسی بھی حصّے میں تلاوت قرآن حکیم کے لیے کچھ وقت ضرور نکالا جائے۔ اس کے بعد ادعیۂ مسنونہ اور اذکار ماثورہ کو ان کی مناسبت کے لحاظ سے پڑھا جائے ــــــ ہم اللہ تعالیٰ ہی سے حسنِ عمل اور ہدایت کاملہ کے طالب ہیں۔ قارئین سے استدعا ہے کہ وہ ہمیں جلوت و خلوت میں اپنی دعاؤں سے محروم نہ رکھیں۔

وصلی اللہ علیٰ سیّدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم

رمضان ۱۳۵۵ھ ہجری

حسن البنّا

مرشد عام ۔ اخوان المسلمون

اوراد و وظائف

۱- اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○

شیطان مردود کے مقابلے میں خدائے سمیع و علیم کی حفاظت طلب کرتا ہوں۔

جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشادِ گرامی ہے جس شخص نے صبح سویرے اعوذ باللہ کا ورد کر لیا وہ شام تک کے لیے شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۲- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

خدائے رحمان ورحیم کے نام سے ابتدا کرتا ہوں۔
نبی آخر الزمان جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس کام کا آغاز بسم اللہ سے نہ کیا جائے وہ برکت سے محروم رہتا ہے۔

۳- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے۔
رحمان ورحیم ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام فرمایا، جو مغضوب نہیں ہوئے۔ جو بھٹکے ہُوئے نہیں ہیں۔

۴- الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (البقرہ: ۱ تا ۵)

یہ اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے اُن پرہیزگاروں کے لیے جو غیب پر ایمان لائے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ جو کتاب تم پر نازل کی گئی ہے (یعنی قرآن) اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں ان سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جس شخص نے سورۂ بقرہ کی دس آیات صبح سویرے تلاوت کرلیں تو شام تک شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔ اور اگر ان آیات کو شام کے وقت پڑھ لیا جائے تو صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں جا سکتا۔ اس کی جان، مال اور آبرو محفوظ رہے گی اور اسے کسی قسم کا کوئی گزند نہیں پہنچ سکے گا (دارمی وغیرہ)

طبرانی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے سورۂ بقرہ کی دس آیات ——— چار ابتدا کی آیات، آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں اور سورۃ کی آخری آیات ——— تلاوت کرلیں اس کے گھر میں صبح تک شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔

۵- اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج

وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ج وَ لَا
یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○
لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ج قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ
مِنَ الْغَیِّ ج فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ یُؤْمِنْ
بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ج
لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○
اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ
النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج
هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (البقرۃ: آیہ ۲۵۵ تا ۲۵۷)

اللہ، وہ زندہ و جاوید ہستی، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ لگتی ہے۔ زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اسی کا ہے۔

کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟
جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے
اوجھل ہے اس سے بھی وہ واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے
کوئی چیز ان کی گرفتِ ادراک میں نہیں آسکتی۔ مگر یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود
ہی ان کو دینا چاہے۔ اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی
ہے اور ان کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس
وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے —— دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی
نہیں ہے —— صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی
گئی ہے۔ اب جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا اس
نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ
(جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے
—— جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کا حامی و مددگار اللہ ہے۔ اور وہ ان
کو تاریکیوں سے روشنی میں نکال لاتا ہے اور جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے
ہیں ان کے حامی و مددگار طاغوت ہیں اور انہیں وہ روشنی سے تاریکیوں

کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں۔ یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔

۶- لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا
مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ قف لَا
نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَ قَالُوْا
سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب اللہ کا ہے۔ تم اپنے دل کی باتیں خواہ ظاہر کرو، خواہ چھپاؤ، اللہ بہر حال ان کا حساب تم سے لے لے گا۔ پھر اسے اختیار ہے جس کو چاہے معاف کر دے اور جسے چاہے سزا دے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسول کے ماننے والے ہیں انھوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول ہے کہ "ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔ ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی ——— مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔" اللہ تعالیٰ کسی متنفس پر

اس کی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص نے جو نیکی
کمائی ہے اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے اس کا
وبال اسی پر ہے۔ (اے ایمان والو! تم یوں دعا کیا کرو) اے ہمارے
رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کرنا۔
مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔
پروردگار جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے وہ ہم پر نہ رکھ۔
ہمارے ساتھ نرمی کر۔ ہم پر رحم فرما۔ تو ہمارا مولیٰ ہے۔ کافروں کے مقابلے
میں ہماری مدد کر۔ (البقرہ: آیہ ۲۸۴ تا ۲۸۶)

۷- الٓمّٓ ۚ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝

(آلِ عمران: آیہ ۱ ، ۲)

اللہ، وہ زندہ و جاوید ہستی جو نظام کائنات کو سنبھالے ہوئے
ہے، حقیقت میں اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔

۸- وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ
حَمَلَ ظُلْمًا ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ

هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ○

(طٰهٰ : آیہ ۱۱۱، ۱۱۲)

لوگوں کے سر اس حیّ و قیوّم کے آگے جھک جائیں گے۔ نامراد ہو گا جو اس وقت کسی ظلم کا بار اٹھائے ہوئے ہو۔ اور کسی ظلم یا حق تلفی کا خطرہ نہ ہو گا اس شخص کو جو نیک عمل کرے اور اس کے ساتھ وہ مومن بھی ہو۔

★ ذیل کی آیت کو سات مرتبہ پڑھا جائے :۔

۹۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ (التوبہ : آیہ ۱۲۹)

میرے لیے اللہ کافی ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہ۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ مالک ہے عرش عظیم کا۔

حضرت ابوالدرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح و شام ان آیات کی تلاوت کرے گا خدائے بزرگ و برتر اس کے تمام دنیوی اور اخروی اہم امور میں اس کی کفالت کرے گا۔ (ابوداؤد وغیرہ)

۱۰۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا

فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ
لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○

(بنی اسرائیل : آیہ ۱۱۰ ، ۱۱۱)

اے نبی ان سے کہو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر ـــــ جس نام سے بھی پکارو اس کے لیے سب اچھے ہی نام ہیں اور اپنی نمازیں نہ بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ پست آواز سے ـــــ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان اوسط درجے کا لہجہ اختیار کرو۔ اور کہو "تعریف ہے اس خدا کے لیے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا، نہ کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے۔ اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا پشتیبان ہو۔ اور اس کی بڑائی بیان کرو۔ کمال درجے کی بڑائی۔

حضرت ابو موسٰی اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا جو شخص صبح یا شام ان آیاتِ مذکورہ کو پڑھ لے گا اس دن اور اس رات میں اس کا دل مُردہ نہیں ہو سکے گا۔

۱۱۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۝ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ لا لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ لا فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ط اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

(المومنون: آیہ ۱۱۵ تا ۱۱۸)

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمھیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمھیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟ پس بالا و برتر ہے اللہ بادشاہِ حقیقی۔ کوئی خدا اس کے سوا نہیں۔ مالک ہے عرش بزرگ کا اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کے لیے

اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے
پاس ہے ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ اے محمدؐ کہو "میرے
رب! درگزر فرما اور رحم کر اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے"۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ میں صبح اور شام کے اوقات
میں ان آیات کی تلاوت کا حکم دیا۔

۱۲- فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○
وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا
وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ
الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ
يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ
اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ○ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ
اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً

وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ○
وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ○ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ
مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ ابْتِغَآؤُكُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
یَّسْمَعُوْنَ ○ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ
خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ وَمِنْ
اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ
ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ
اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ○ وَلَهٗ مَنْ فِی
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ○

(الروم: ۲۱ تا ۲۶)

پس تسبیح کرو اللہ کی، جبکہ تم شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو۔
آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے حمد ہے اور (تسبیح کرو اس کی)
تیسرے پہر اور جبکہ تم پر ظہر کا وقت آتا ہے۔ وہ زندہ میں سے مُردے
کو نکالتا ہے اور مُردہ میں سے زندہ کو نکال لاتا ہے۔ اور زمین کو اس کی
موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ اسی طرح تم لوگ بھی (حالتِ موت
میں سے) نکال لیے جاؤ گے ــــ اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے
کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر یکایک تم انسانوں نے زمین پر
پھیلنا شروع کر دیا ــــ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی
یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں
تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو ــــ اور اس نے تمہارے
درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی ــــ یقیناً اس میں بہت سی
نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں
میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور تمہارے

رنگوں کا اختلاف ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں
دانشمند لوگوں کے لیے ـــــ اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا
رات اور دن کو سونا اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے۔
یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور سے
سنتے ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تمہیں بجلی
کی چمک دکھاتا ہے خوف کے ساتھ بھی اور طمع کے ساتھ بھی۔
اور آسمانوں سے پانی برساتا ہے پھر اس کے ذریعے سے زمین کو اس
کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں
ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں
میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر
جونہی کہ اس نے تمہیں زمین سے پکارا بس ایک ہی پکار میں اچانک
تم نکل آؤ گے۔ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اس کے بندے
ہیں، سب کے سب اسی کے تابع فرمان ہیں۔

۱۳- حٰمٓ ۝ تَنزِیلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیزِ

الْعَلِيْمِ ۙ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ
شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

(المومن : آیہ ۱ تا ۳)

اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔ گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ سخت سزا دینے والا اور بڑا صاحب فضل ہے۔ کوئی معبود اس کے سوا نہیں۔ اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

جناب ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس شخص نے حٰم اور آیۃ الکرسی صبح کے وقت یا شام کے وقت پڑھ لیں تو یہ دونوں آیتیں اسے صبح سے شام یا شام سے صبح تک ہر طرح کی بلا سے محفوظ رکھیں گی۔ (ترمذی وغیرہ)

۱۴۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ

وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (الحشر: آیہ ۲۲ تا ۲۴)

اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا۔ وہی نہایت مہربان ہے بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے۔ پاک ہے، سالم ہے، امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے، زبردست ہے، خرابی کا درست کرنے والا ہے، بڑا عظمت والا۔ پاک ہے اللہ لوگوں کے شرک سے۔

وہی اللہ تو پیدا کرنے والا ہے، ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے صورت بنانے والا ہے۔ اسی کے اچھے اچھے نام ہیں۔ اسی کی تسبیح کرتی ہیں جو چیزیں بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست ہے حکمت والا ہے.

نبی آخر الزمان جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے دن یا رات کے کسی حصے میں سورۂ حشر کی یہ آخری آیات تلاوت کیں اور پھر اسی دن یا شب میں اس کا انتقال ہوگیا تو اس کے لیے جنت کی ضمانت خود جناب باری نے دی ہے۔ (بیہقی وغیرہ)

۱۵- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَاَخْرَجَتِ
الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ○ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ○
يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ○ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى
لَهَا ○ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۵
لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ○ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○

جس وقت زمین اپنی ہی جنبش سے خوب ہی ہلا ڈالی جائے اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک نکالے اور آدمی بول اُٹھے کہ اسے یہ ہوا کیا؟ اس روز زمین اپنی سب خبریں بیان کر گزرے گی۔ یہ اس لیے کہ آپ کے پروردگار کا حکم اسے یہی ہوگا۔ اس روز لوگ گروہ گروہ واپس ہو رہے ہوں گے کہ اپنے اعمال کو دیکھیں سو جو کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جس کسی نے ذرہ بھر بھی بدی کی ہو گی اسے بھی دیکھ لے گا۔

جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس سورت کو نصف قرآن کے مساوی قرار دیا ہے (ترمذی وغیرہ)

۱۶- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○

آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! نہ تو میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو۔ اور نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرنے والا ہوں اور نہ تم ہی میرے معبود کی پرستش کرنے والے ہو۔ تمہیں تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھے میرا بدلہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ الکافرون اور سورۃ النصر ربع قرآن کے مساوی ہیں (ترمذی وغیرہ)

۱۷- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ○ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○

جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے اور آپ لوگوں کو دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیں تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح

وتحمید کیجئے اور اس سے استغفار کیجئے۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

★ ذیل کی قرآنی سورتیں تین تین بار پڑھی جائیں۔

۱۸- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کے کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

سورۂ اخلاص اور معوذتین کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ ان کا ورد کرلے تو وہ ہر شر سے محفوظ رہتا ہے۔ (ترمذی وغیرہ)

۱۹- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ
النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
اِذَا حَسَدَ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے، جب رات آ جائے۔ اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

۲۰۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝
اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵
الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ میں انسانوں کے پروردگار، انسانوں کے بادشاہ اور انسانوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں۔ پیچھے ہٹ جانے والے وسوسے ڈالنے والے شیطان کے شر سے۔ وہی جو لوگوں کے دلوں میں

وسوسہ ڈالتا ہے خواہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

★ درج ذیل اوراد تین تین بار پڑھے جائیں:۔

۲۱۔ اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

ہم نے صبح کی اور تمام لوگوں نے۔ بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ ہر قسم کی تعریف بھی اسی کو سزاوار ہے۔ خدائی میں اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اور اسی کی طرف پلٹنا ہے۔

۲۲۔ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ، وَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ عَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ عَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

کلمۂ اخلاص اور فطرتِ اسلام پر ہوتے ہوئے ہم نے صبح کی اور اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

دین اور اپنے دادا جناب ابراہیم علیہ السلام کی، جو خدا ہی کے ہو کر رہ گئے تھے اور مشرک نہیں تھے، ملت پر ہوتے ہوئے اپنی صبح کا آغاز کیا۔

۲۳- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِیْ نِعْمَةٍ وَّ عَافِيَةٍ وَّ سِتْرٍ، فَاَتِمَّ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ وَ عَافِيَتَكَ وَ سِتْرَكَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

خدایا میں تیری جانب سے بخشی ہوئی نعمت اور عافیت کے ساتھ اپنی صبح کا آغاز کرتا ہوں اور یہ کہ تو نے میرے عیوب کو دنیا اور آخرت میں چھپائے رکھا۔ اب تو مجھ پر اپنی نعمت اور عافیت کو کامل فرما اور میرے عیوب کو ڈھانپے رکھ۔

۲۴- اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ۔

الٰہ العالمین جس قدر بھی انعامات و عطیات مجھے یا کسی اور شخص

کو ملتے ہیں وہ صرف تیری ہی جانب سے عطا ہوتے ہیں۔
تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو ہی سزاوارِ حمد ہے اور شکر کا
مستحق بھی تو ہی ہے۔

۲۵- يَا رَبِّي لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ
وَجْهِكَ وَ عَظِيْمِ سُلْطَانِكَ

میرے مولا تو ہی اس قابل ہے کہ تیری تعریف کی جائے جو
تیری جلالت و عظمت اور حکومت و سلطنت کے مناسب ہو۔

۲۶- رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّ
بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَ رَسُوْلًا۔

میں خدا کے رب ہونے پر راضی ہوا۔ اسلام کے دین ہونے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی اور رسول ہونے پر مطمئن ہوا۔

۲۷- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ، وَعَدَدَ خَلْقِهٖ
وَ رِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَ مِدَادَ
كَلِمَاتِهٖ۔

اللہ تعالیٰ ہی کے لیے تسبیح و تحمید ہے اس کی مخلوقات کے شمار کے مطابق ، اس کے عرش کے مساوی اور آیاتِ الٰہی کو تحریر کرنے والی روشنائی کے برابر ـــــ اور اس کی رضائے نفس ہی مطلوب ہے۔

۲۸- بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کی برکت سے زمین اور آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اسی کی ذات سمیع و علیم ہے۔

۲۹- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا نَعْلَمُهٗ ، وَ نَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ۔

اے اللہ، اس بات سے کہ ہم جانتے بوجھتے کسی کو تیرا شریک ٹھیرائیں، پناہ طلب کرتے ہیں۔ اور اگر لاعلمی میں ہم سے شرک کا

ارتکاب ہو گیا ہو تو تجھ سے بخشش کے طالب ہیں۔

۳۰۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

میں اللہ کے کلماتِ تامّہ کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس شر سے جو اس نے تخلیق کیا ہے۔

۳۱۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ۔

خدایا حُزن اور غم، عجز اور سُستی، بزدلی اور بُخل، قرض کے غلبے اور لوگوں کے قہر سے تیری حفاظت طلب کرتا ہوں۔

۳۲۔ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔

خدایا تو مجھے عافیت بدنی عطا فرما۔ میری سماعت اور بصارت کو بھی صحیح سلامت رکھ۔ اے اللہ کفر اور فقر اور عذابِ قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ خدایا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۳۳۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ اور بقدرِ استطاعت تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں اپنے کیے ہوئے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو نے جو

نعمتیں مجھے عطا کی ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ خدایا تو مجھے بخشدے تیرے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں۔

★ ذیل کے اوراد دس دس مرتبہ پڑھے جائیں:-

۳۴- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ - اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ -

الٰہ العالمین! ہمارے آقا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت کا نزول فرما۔ جس طرح تو نے ہمارے سردار

حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں۔ اور تو ہمارے آقا جناب محمد مصطفیٰ اور ان کی آل کو اپنی طرف سے برکت عطا فرما۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آل کو برکتوں سے نوازا۔ بلاشبہ تیری ذات ہی قابلِ تعریف اور بزرگ و برتر ہے۔

۳۵- لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اقتدار اسی کے لیے ہے اور حمد بھی اسی کے لیے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

★ ذیل کے کلمات کا ایک سو مرتبہ ورد کیا جائے:۔

۳۶- سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

اللہ تعالیٰ کی ذات بے عیب ہے اور ہر قسم کی تعریف کا مستحق

وہی ہے۔ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ اور خدا ہی سب سے بلند و بالا ہے۔

۳۷- سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

خدایا تیری تسبیح و تحمید بیان کرتا ہوں۔ اور اس کی شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی اطاعت کے قابل نہیں۔ تجھ ہی سے مغفرت کا طالب ہوں اور تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں۔

۳۸- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ، وَخَطَّ بِهٖ قَلَمُكَ، وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ، وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنْ سَادَاتِنَا اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِيْنَ، وَعَنِ التَّابِعِيْنَ وَتَابِعِيْهِمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى

يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اے اللہ رحمت کا نزول فرما ہمارے آقا اور اپنے بندے اور رسول اور نبیؐ امی محمدؐ، ان کی آل اور اصحاب پر اس حساب سے جس کا احاطہ صرف تیرا علم ہی کر سکتا ہے اور تیرا قلم ہی اسے تحریر میں لا سکتا ہے اور تیری کتاب ہی اسے شمار میں لا سکتی ہے ——— خدایا تو ہمارے سردار ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، اور تمام صحابہؓ کرام، تابعین اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں سے قیامت کے دن تک کیلئے راضی ہو جا۔

۳۹- سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

پاک ہے تیرا رب، عزت کا مالک، ان تمام باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں اور سلام مرسلین پر اور ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔

حلّ مشکلات کے لیے وظیفہ

کسی وقت بھی کوئی شخص تنگی محسوس کرے۔ خود اس کے یا اس کے بھائیوں کے مابین کوئی فتنہ اُٹھ کھڑا ہُوا اور آپس میں کھینچا تانی شروع ہو جائے اس صورت میں یہ وظیفہ بہت مؤثر ثابت ہو سکتا ہے ـــــ اس کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ شروع میں تعوّذ پڑھا جائے، پھر سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی، پھر سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور پھر تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور معوّذتین ـــــ اس کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ پڑھے ؎

فضائلِ قرآن

فضیلتِ قرآن

قرآنِ حکیم اسلامی احکام کا ایک جامع دستور ہے اور ایک ایسا سرچشمہ ہے جہاں سے مومنوں کے لیے خیر و حکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

تلاوتِ قرآنِ حکیم تقرب الٰہی حاصل کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "یہ قرآن حکیم اللہ رب العزت کی طرف سے

ایک خوانِ نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس خوانِ نعمت سے بقدرِ استطاعت اپنا حصہ وصول کرلو۔ بلاشبہ قرآن حکیم ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوسکتا ہے اور اس نسخۂ کیمیا سے فائدہ اُٹھا کر لوگوں کے قلوب اور اذہان کو پاک صاف کیا جاسکتا ہے اور وہ اس سے روحانی طور پر شفایاب ہوسکتے ہیں۔ جس شخص نے قرآن پر عمل کیا اس کے لیے یہ ڈھال کا کام دے گا۔ اس کی پیروی ہی نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس کے احکام پر عمل کرنے والا شخص کبھی راہِ راست سے بھٹک نہیں سکتا اور اس پر عمل کرنے والا کبھی کجروی اختیار نہیں کرسکتا کہ اسے سیدھا کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ اس میں جس قدر غور و فکر اور تدبّر کیا جائے اس کے عجائبات ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی ختم ہونے میں نہیں آتے۔ کثرتِ تلاوت کے باعث ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس کی تازگی جاتی رہی ہو اور یہ پُرانا معلوم ہونے لگا ہو۔ اس کی تلاوت کرتے رہنے کی صورت میں خدائی خزانے سے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ارزانی ہوتی ہیں اور الٓمٓ کو ایک حرف نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ الف، لام اور میم تین علیحدہ علیحدہ حرف ہیں۔

رسول اکرم جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک وصیّت میں حضرت

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا" تم قرآن کی تلاوت کو اپنے لیے لازم قرار دے لینا۔ کیونکہ زمین پر اس سے تمہیں روشنی ملے گی اور آخرت میں تمہارے لیے زاد راہ ثابت ہو گی۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روانی کے ساتھ قرآن حکیم پڑھنے والا شخص مطیع فرمان فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور جس شخص پر ہکلے پن کی وجہ سے قرآن حکیم کا پڑھنا تکلیف دہ اور گراں ہو لیکن پھر بھی وہ تلاوتِ قرآن میں مشغول رہے اور اٹک اٹک کر ہی قرآن حکیم کی تلاوت کرتا رہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے (بخاری و مسلم)

نبی آخر الزماں جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام کو قرآن حکیم اچھی طرح یاد کرایا کرتے اور حفظِ قرآن ہی کی بنا پر ان کے درجات و مراتب متعین فرمایا کرتے۔ جو شخص قرآن پڑھنے سے عاجز ہوتا اسے قرآن کریم سننے اور سمجھنے کی تلقین کیا کرتے تاکہ وہ کتاب الٰہی کی روحانی برکات سے محروم نہ رہنے پائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کو بھی غور سے سنا اس کے

سے لیے دو چند نیکیاں لکھ لی گئیں اور جس شخص نے ایک آیت کی بھی تلاوت کر لی تو قیامت کے روز یہ ایک ہی آیت اس کے لیے مشعلِ نور ثابت ہو گی۔"

جنابِ ابوہریرہؓ ہی کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرمؐ ایک جماعت کو روانہ کر رہے تھے آپؐ نے ان سے فرمایا کہ جس قدر قرآن کریم یاد ہو، سنائیں۔ ہر شخص نے بقدر یادداشت سنا دیا۔ ایک نوجوان سے جو سب سے کم عمر تھا، آپؐ نے فرمایا میاں تمہیں بھی کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کیا:۔ "یا رسول اللہؐ! مجھے قرآن کی فلاں فلاں آیات اور سُورۂ بقرہ یاد ہے"۔ آپؐ نے ازراہِ تعجب اس سے فرمایا۔" اچھا تمہیں سورۂ بقرہ بھی یاد ہے؟" "جی ہاں!" اسی نوجوان نے عرض کیا ـــــ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ "جاؤ، تم ان کے قائد ہو" (ترمذی وغیرہ)

ہمارے اسلاف قرآن کریم کی فضیلت اور اس کی تلاوت کے فوائد و برکات سے خوب واقف تھے۔ اسی وجہ سے اُنہوں نے قرآن کریم پر اپنے قوانین کی بناء رکھی۔ اسی سے احکامات مستنبط کیے ـــــ قرآن کریم کی تلاوت سے ان کے دلوں کو تسکین ملتی تھی۔ ان کی شب و روز کی عبادت بھی یہی تھی کہ وہ قرآن حکیم کی تعلیم و

تعلّم میں مشغول رہتے تھے۔ قرآن حکیم ان کے دل کی گہرائیوں میں رچ بس گیا تھا اور اس کے معانی ان کی روح میں پیوست ہو گئے تھے۔ اسی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی حکمرانی عطا فرمائی اور آخرت کا اجر و ثواب تو خیر اُن کے لیے ہے ہی۔ وہاں تو ان کے لیے مراتب عالیہ ہیں۔ ہم لوگوں نے تو قرآن کو جان بُوجھ کر پسِ پشت ڈال دیا ہے جس کی وجہ سے دنیا بھی ہمارے ہاتھوں سے جاتی رہی اور دین بھی ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا۔ یعنی

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میرے سامنے میری اُمت کے اجر و ثواب کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ اس تنکے کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا جسے کسی شخص نے مسجد سے باہر نکال پھینکا۔ پھر مجھے میری اُمت کے گناہ بھی دکھائے گئے اس سے بڑا کوئی گناہ مجھے نظر نہیں آیا کہ کوئی شخص قرآن حکیم کی کوئی سُورت یا آیت یاد کر لے اور پھر وہ اسے بُھلا دے۔"

(ترمذی، ابو داؤد اور ابن ماجہ وغیرہ)

بنا بریں اخوان المسلمون کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ

تلاوتِ قرآنِ حکیم کو تمام اذکار میں اوّلیت کا درجہ دیں اور یہ اسی طرح ممکن ہے کہ ہر "خوانی" قرآن کریم کے ایک حصے کی تلاوت کو اپنا روزمرہ کا معمول بنالے۔

مقدارِ تلاوت

ہر شخص کے احوال مختلف ہوتے ہیں اس لیے تلاوت کی کوئی مقدار مقرر نہیں کی جاسکتی اس کا تعلق ہر شخص کے ذاتی حالات اور استطاعت سے ہے۔ البتہ اس بات کو ضرور اہمیت دی جائے کہ کوئی دن بھی تلاوتِ قرآنِ حکیم کے بغیر نہ گزرنے پائے۔ برسبیل تذکرہ ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ تلاوت قرآن حکیم کے سلسلے میں ہمارے اسلاف کا کیا طرزِ عمل تھا۔

۱۔ تلاوت قرآن حکیم کی کم سے کم مدت تین روز ہے۔ سلفِ صالح اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ تین روز سے کم مدت میں یا ایک ماہ سے زیادہ عرصے میں قرآن کریم ختم کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ تین روز سے کم مدت قرآن حکیم کے اندر غور و فکر اور تدبّر کے لیے ہرگز کافی نہیں اور ایک ماہ سے زیادہ عرصے میں ختم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم کی تلاوت سے اسے

کوئی ذوق نہیں اور درمیان میں کبھی وہ تلاوت کو ترک بھی کرتا رہا ہے اس لیے اس کو وقت کا اسراف کہا جا سکتا ہے۔

جناب عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے ہرگز قرآن کو نہیں سمجھا جس نے اس کو تین روز سے کم عرصے میں ختم کیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ)

۲- اس میں میانہ روی یہ ہے کہ ہفتے میں ایک مرتبہ قرآن حکیم ختم کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کو ہفتے میں ایک قرآنِ حکیم ختم کرنے کا حکم دیا تھا ــــــ صحابہؓ کرام کی ایک جماعت کا، جس میں حضرت عثمان، جناب زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن مسعود اور جناب ابی بن کعب رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے حضرات شامل ہیں، یہی طرزِ عمل تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عادت یہ تھی کہ جمعہ کی شب کو قرآن حکیم کی تلاوت کا آغاز کرتے اور پھر ہر شب میں ایک منزل تلاوت کرتے (پہلی شب بقرہ سے مائدہ، ہفتہ کو سورۂ انعام سے ہود، اتوار کو سورۂ یوسف

سے مریم، پیر کو سورۂ طٰہٰ سے قصص، منگل کو سورۂ عنکبوت سے صٓ،
بدھ کو سورۂ تنزیل سے رحمٰن اور پھر آخر قرآن تک) اور اس طرح جمعرات
کی شب میں قرآن کریم کی تلاوت پوری کر لیا کرتے تھے۔

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تلاوت کرنے میں جس طرح
سورتیں متعین کر رکھی تھیں ان کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن
یہ بہرحال تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ وہ ہر ہفتے ایک قرآن مجید ختم کر لیا کرتے
تھے۔

"ہراخوانی" پر بھی یہ لازم ہے کہ وہ بقدر استطاعت قرآن حکیم کی تلاوت کو اپنا
معمول بنا لے اور اس میں ہرگز ہرگز ناغہ نہ کرے اور اگر خود پڑھنے پر قدرت نہ
رکھتا ہو تو پھر سماعِ قرآن کی ضرور کوشش کرے۔ یا کچھ سورتیں زبانی یاد کر لے اور
جب بھی موقعہ ملے ان کی تلاوت کر لیا کرے۔

ایسی سورتیں جن کی کثرت سے تلاوت مستحب ہے

"اخوانیوں" کو چاہیئے کہ وہ سورۂ یٰسٓ، سورۂ دخان، سورۂ واقعہ اور سورۂ

ملک کی تلاوت کو اپنا روزانہ کا معمول بنالیں۔ شب جمعہ اور جمعہ کے روز ان سورتوں کی تلاوت کا زیادہ اہتمام کیا جائے اور سورۂ کہف اور سورۂ آل عمران کو بھی ساتھ میں ملالیا جائے ـــــ اس بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی وارد ہوئی ہیں۔

۱۔ جناب معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا یٰس قرآن کا دل ہے۔ جو شخص محض رضائے الٰہی اور دارِ آخرت کے خیال سے اس کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اپنے مرنے والوں کے لیے بھی اسے پڑھا کرو۔ (ابوداؤد۔ نسائی وغیرہ)

۲۔ جناب، عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں ہے "جو شخص ہر رات سورۂ ملک کی تلاوت کو اپنا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے ـــــ ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورۂ ملک کو "المانعہ" (قبر کے عذاب کو روکنے والی) کہا کرتے تھے۔ کتاب الٰہی کی یہ ایک ایسی سورت ہے کہ جس شخص نے رات کے وقت اس کی تلاوت کی اس نے بے شمار فائدے اور برکتیں حاصل کر لیں۔ (نسائی وغیرہ)

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ ایک روایت میں یوں نقل کرتے ہیں جس شخص نے رات کے وقت سورۂ دخان کی تلاوت کی اس کی صبح اس حالت میں ہوتی ہے کہ ستّر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی وغیرہ)

۴۔ جناب ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص جمعہ کے روز سورۂ کہف کی تلاوت کرے تو دونوں جمعوں کے مابین اس کے لیے ایک خاص نور روشنی کرتا ہے۔

(نسائی وغیرہ)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "جس شخص نے جمعہ کے روز سورۂ آل عمران کی تلاوت کی اللہ تعالیٰ غروبِ آفتاب تک اس پر اپنی رحمتوں کا نزول فرماتا رہتا ہے اور فرشتے رحمت کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (طبرانی وغیرہ)

اسی طرح جناب عبداللہ بن مسعودؓ سے بعض مرفوع اور موقوف احادیث سورۂ واقعہ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔ کیونکہ اس سورت میں تفصیل کے ساتھ جزا و سزا اور حشر و نشر کے متعلق بیان کیا گیا ہے اور ان امور کے متعلق

تمام شکوک و شبہات کو رفع کر دیا گیا ہے — بنا بریں ہر مسلمان کے لیے مناسب یہی ہے کہ وہ اس سورت کی تلاوت کے شرف سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھے۔ دن میں ایک بار ضرور پڑھ لے البتہ رات کے وقت پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ جمعہ کے روز دن اور رات میں ایک مرتبہ اس کی تلاوت کر لینا زیادہ سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔ عصر سے لے کر مغرب تک کا وقت سورۂ آل عمران کے لیے مخصوص کر لیا جائے کیونکہ یہی وقت قبولیّت دُعا کا ہے لہذا اس مبارک ساعت میں افضل ترین ذکر یعنی تلاوتِ قرآن حکیم میں مشغول رہنا چاہیے۔

آدابِ تلاوت

قبل ازیں سرسری طور پر ذکر کے آداب بیان کیے جا چکے ہیں —
اب ہم تلاوت کے مخصوص آداب ذکر کرنا چاہتے ہیں —
قرآنِ حکیم کی تلاوت کا اوّلین مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اس میں غور و فکر اور تدبر سے کام لیا جائے۔ ارشادِ خداوندی ہے :-

كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيَاتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ (ص: آیہ ۲۹)

یہ کتابِ حکمت ہم نے آپ پر نازل کی ہے۔ اس کے نزول کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کی آیات میں تدبّر کریں اور اہلِ عقل اس سے نصیحت حاصل کریں۔

اس صورت میں جبکہ اللہ رب العزت نے بھی اس کے نزول کا مقصد غور و فکر اور تدبر قرار دیا تو ہمارے لیے اس پر عمل کرنا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔

تلاوتِ قرآن حکیم کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قواعدِ تجوید کی رعایت رکھی جائے اور حروف کی ادائیگی میں ان کے مخارج کا خیال رکھا جائے ـــــ مد کو کھینچا جائے، غنّہ ادا کیا جائے اور جو حروف پُر کر کے پڑھے جانے والے اور باریک کیے جانے والے ہیں وہاں ان کا خیال رکھا جائے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔" قرآن میں سوز و گداز نمایاں ہے تم اس کی تلاوت کرو تو تمہارے چہرے سے بھی اس کے اثرات ظاہر ہونے

چاہییں اور غم اور حزن کی کیفیت نمایاں ہونی چاہیے۔ اگر تمہاری آنکھوں سے آنسو نہ ٹپک سکیں تو رونے کی شکل ہی بنالیا کرو —— پڑھتے وقت خوش الحانی کا بھی خیال رکھا کرو۔ جو شخص خوش الحانی سے پڑھنے کی کوشش نہیں کرتا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ (ابن ماجہ وغیرہ)

—— یہاں خوش الحانی میں تجوید و قرأۃ کا مفہوم بھی شامل ہے اور خشوع و خضوع اور اظہارِ حزن کی کیفیت بھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے اچھی آواز سے وہ شخص قرآن پڑھتا ہے جس کو قرآن پڑھتے ہوئے سُن کر تم یہ محسوس کرنے لگو کہ اس کے دل میں خدا کا خوف ہے۔ (ابن ماجہ وغیرہ)

قرآنی محفلیں

اوراد و وظائف میں اس بات کو بھی شامل کیا جائے کہ مختلف اوقات میں قرآن حکیم کی قرأت سننے کے لیے اجتماعات منعقد کیے جائیں اور جو شخص زیادہ اچھی قرأت سے تلاوت کرسکتا ہو اس سے قرآنِ حکیم سُنا جائے ——

قاری کے لیے ضروری ہے کہ وہ آداب مذکورہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیل و تجوید کے ساتھ قرآنِ حکیم کی تلاوت کیا کریں ـــــــــ تلاوتِ قرآن کے دوران کامل خاموشی اختیار کی جائے اور اس کے معانی میں غور و فکر اور تدبّر کیا جائے اور غایت درجہ خشوع و خضوع اور تعظیم و تکریم کا ثبوت مہیا کیا جائے اور اس آیت کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھا جائے۔

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ (الاعراف : آیہ ۲۰۴)

جس وقت قرآن حکیم کی تلاوت کی جائے۔ اسے غور سے سُنا جائے اور کامل خاموشی اختیار کی جائے۔ ممکن ہے اسی طرح تم اس کی رحمت کے مستحق قرار پا سکو۔

قرآنِ کریم سنتے وقت صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں۔ وہ بالکل ہلتے جلتے نہ تھے۔

مکہ مکرمہ کے مشائخ جب وعظ و نصیحت کے خواہشمند ہوتے تو امام شافعیؒ

کی خدمت میں حاضر ہوتے کیونکہ ان کی آواز بہت ہی اچھی تھی اور نہایت خوش الحانی سے قرآنِ حکیم پڑھا کرتے تھے ——— امام شافعیؒ تلاوت کرتے۔ لوگ سنتے اور دیکھنے والے یہ محسوس کرتے کہ اس وقت ان لوگوں سے زیادہ رونے والا اور کوئی نہیں۔

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ۔

اور جب وہ رسول اللہ پر نازل شدہ کلام الٰہی سنتے ہیں تو تم دیکھتے ہو کہ معرفتِ حق کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

اگر اس مجلس میں اہلِ علم بھی شریک ہوں تو انہیں چاہیے کہ وہ عام استفادے کی غرض سے تلاوت شدہ آیات کے معانی و مطالب اور ان کا خلاصہ بیان کر دیں۔

ث

حفظِ قرآن

مسلمانوں کے لیے یہ امر بھی مستحب ہے کہ وہ بقدرِ استطاعت قرآن کریم میں سے جسقدر بھی ممکن ہو حفظ کرنے کی کوشش کریں ــــ ہر روز ایک آیت یا چند آیات کو اچھے طریقے سے یاد کرلیا جائے۔ اس طرح اس بات کا امکان ہے کہ وہ بتدریج قرآن حکیم کا ایک خاصا حصّہ یاد کرلے گا ــــ

نبی اکرم جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، سے ارشاد فرمایا۔ "اے ابوذر! اگر تو ہر روز کتاب اللہ کی ایک آیت یاد کرلے تو روزانہ سَو رکعت نفل پڑھنے سے یہ زیادہ بہتر ہے"۔ (ابن ماجہ وغیرہ)

اس حدیث کی تائید مسلم اور ابوداؤد کی ایک دوسری روایت سے بھی ہوتی ہے۔ اس لیے اس فضیلت کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے ــ

اللہ تعالیٰ سے ہماری یہی دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو قرآن پر غور و فکر کرنے اور تدبّر کرنے والوں میں شامل فرمالے تاکہ ہم بھی بندگانِ خاص میں سے ہوسکیں ــــ اس کے فضل و کرم سے یہ بات کچھ بھی بعید نہیں۔

شب و روز کی دُعائیں

سوکر اُٹھنے کے بعد کی دُعا

۱۔ جناب حذیفہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ بیدار ہونے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ (رواہ البخاری)

ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۲- حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے تو اس طرح دعا مانگے"۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ، وَعَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ، وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ۔ (رواہ ابن السنّی)

تمام تعریفیں اللہ رب العزت ہی کے لیے ہیں جس نے میری روح مجھے لوٹا دی۔ میرے جسم کو عافیت سے رکھا اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق ارزانی کی۔

۳- اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا "کوئی شخص جب بیدار ہو کر یہ الفاظ کہتا ہے تو اللہ تعالٰی اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ،

(رواہ ابن السنّی)

خدائے واحد کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اقتدار اعلیٰ اسی کا ہے۔ تعریف اسی کو سزاوار ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں "جب کوئی شخص سو کر اُٹھنے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی تصدیق خود فرماتا ہے":

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْیَقْظَةَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِیًّا،

اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ،

(رواہ ابن السنّی)

سب تعریفیں خدا ہی کے لیے ہیں جس نے نیند اور بیداری کی تخلیق فرمائی ـــــ ہر طرح کی تعریفیں خدائے برتر ہی کے لیے

ہیں جس نے مجھے صحیح سلامت دوبارہ نیند سے اُٹھایا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی مُردوں کو زندگی بخشے گا اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

۵۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو بیدار ہونے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ ، اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِىْ ، وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِىْ عِلْمًا ، وَلَا تُزِغْ قَلْبِىْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِىْ ، وَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. (رواہ ابوداؤد)

خدایا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات بے عیب ہے، بارِ الٰہا میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں — تیری رحمت کا طلب گار ہُوں۔ اے اللہ تو میرے علم میں وسعت فرما۔ مجھے راہِ راست پر لگا دینے کے بعد کجروی سے بچائے رکھ۔

اپنی طرف سے مجھ پر نزولِ رحمت فرما۔ بلاشبہ تو بہت ہی زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

لباس پہننے اور اُتارنے کی دُعائیں

۱۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لباس، قمیص، چادر یا عمامہ وغیرہ، زیب تن فرماتے تو ان الفاظ میں دُعا مانگتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَاھُوَ لَہٗ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَاھُوَ لَہٗ۔ (رَوَاہُ ابن السنّی)

اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لیے اسے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا طالب ہوں۔ خدایا میں اس کی بُرائی اور جس غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۲۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نیا کپڑا پہنتے وقت اس طرح دُعا مانگے تو اللہ تعالےٰ اس کی تمام سابقہ اور آئندہ لغزشوں سے درگزر فرماتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ،

(رواہ ابن السنّی)

خدا کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری عدم قدرت کے باوجود اس نے پہننے کو مجھے یہ کپڑا دیا۔

۳۔ جناب انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنّات کی آنکھوں اور ابنِ آدم کے ستر کے مابین یہی ایک پردہ ہے کہ کپڑے اُتارتے وقت مُسلمان یوں کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ (رواہ ابن السنی)

اللہ تعالیٰ کے نام سے (کہ اسی نے کپڑے پہننے اور اتارنے کا یہ حکم دیا ہے) اس کے سوا کوئی اس لائق نہیں کہ اس کے

احکامات کی پیروی کی جائے۔

گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دُعا

۱۔ جناب انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت یوں دُعا مانگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، يُقَالُ لَهُ : كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَهُدِيْتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ -

(رواہُ ابوداؤدَ والترمذی والنسائی وقال الترمذی حدیث حسن صحیح)

خدا کے نام سے کہ اسی پر میں نے اعتماد کیا۔ سوائے خدا کی ذات کے اور کسی کے پاس کوئی قوت اور اختیار نہیں تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اب تیری نگہبانی کے لیے خدا ہی کافی ہے۔ تجھے غلط راستے سے بچا لیا گیا اور راہِ ہدایت پر لگا دیا گیا۔ شیطان بھی اس سے

کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے۔

۲۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو تو اسے یُوں کہنا چاہیے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِاسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَ بِاسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

(رواہ ابو داؤد)

خدایا میں تجھ ہی سے بہتر جگہ میں داخلہ اور خارجہ کا طالب ہوں۔ اللہ ہی کے نام کی برکت سے ہم داخل ہوتے ہیں اور اسی کا نام لے کر باہر نکلتے ہیں اور اپنے اسی معبود برحق پر اعتماد کرتے ہیں۔

مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دُعائیں

۱۔ جناب عبداللہ بن عباس رضی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد

کی طرف جانے کے لیے نکلتے تو یوں دعا کیا کرتے :۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا، وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا، وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا، وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا، وَعَنْ یَسَارِیْ نُوْرًا، وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا، وَاَمَامِیْ نُوْرًا، وَخَلْفِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا (رواہ البخاری)

خدایا میرے دل میں نور بھر دے۔ میری بصارت اور میری سماعت کو نور سے منوّر فرما۔ میرے دائیں اور بائیں اُوپر اور نیچے، آگے اور پیچھے ہر طرف نور ہی نور کر دے اور مجھے مجسّم نور بنا دے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں کہا کرتے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ، وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ، مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ (رواہ ابوداؤد)

خدائے بزرگ و برتر اور اس کے روئے انور اور اس کی سلطنتِ قدیم کی بنا پر شیطانِ مردود کے شر سے میں اس کی حفاظت طلب کرتا ہوں۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کفِ افسوس ملتا ہے اور کہتا ہے کہ آج دن بھر کے لیے یہ شخص میرے جال سے نکل گیا۔

۳۔ جناب انس بن مالکؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔

اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں خدایا تو محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

اور جس وقت مسجد سے باہر نکلتے تو فرماتے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ (رواہ ابن السنّی)

اے اللہ! تو محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

۴۔ ابو حمید یا ابو اسیدؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب وقت مسجد میں داخل ہو تو آپ
پر سلام بھیجنے کے بعد یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

خدایا مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جس وقت مسجد سے باہر نکلے تو یوں کہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ .

خدایا میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں۔

(رواہ ابوداؤد ونسائی ومسلم)

بیت الخلاء اور مباشرت کی دعائیں

۱۔ جناب انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

اے اللہ نر اور مادہ خبیث جنوں سے میں تیری پناہ

ڈھونڈتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر نکلتے وقت ان الفاظ میں دعا کیا کرتے تھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ، وَاَبْقٰى فِیَّ قُوَّتَهٗ، وَدَفَعَ عَنِّیْ اَذَاهُ۔

(رواہ ابن السنّی وطبرانی)

تمام تعریفیں اس ذات واحد کے لیے ہیں جس نے مجھے اس کھانے کی لذت سے نوازا پھر اس کی غذائیت کو تو میرے جسم میں باقی رکھا اور اس کے تکلیف دہ مواد کو مجھ سے دور کر دیا۔

۳۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو یُوں فرماتے:۔

غُفْرَانَكَ (رواہ ابو داؤد)

خدایا! میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۴۔ جناب عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ـــــ تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے قریب جائے تو یہ الفاظ کہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

(رواہ البخاری)

اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں ۔ خدایا ہم سے شیطان کو دُور رکھ اور ہمارے لیے جو مقدر فرمایا ہے اس کو بھی شیطان کے شر سے محفوظ فرما ۔

اس مباشرت سے اگر ان کے ہاں کوئی اولاد ہوئی تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا ۔

وُضو، غسل اور اذان کی دُعائیں

۱ ۔ جناب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ۔ آپ وضو کر رہے تھے

اور آپ کی زبانِ مبارک پر یہ کلمات تھے :۔

۱- اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ ، وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ - (رواہ النسائی وابن السنی)

خدایا میرے گناہ بخش دے ۔ میرے گھر میں فراخی کا سامان کر دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ اس اس طرح دعا مانگ رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا اس دعا ہی میں سب کچھ آگیا ہے۔

۲- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس شخص نے خوب اچھی طرح وضو کرنے کے بعد ان الفاظ میں دعا مانگی :۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ، وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ - (رواہ مسلم والترمذی)

میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں، کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکہ وتنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اس بات کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ـــــ اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں شامل فرما۔

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ دعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ، وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا اِلْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اِلَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ

(رواہ البخاری)

خدایا اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے ذریعے

تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ وسیلہ اور درجاتِ عالیہ پر فائز فرما۔ اور آپؐ کو مقامِ محمود سے نواز، جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔

تو قیامت کے روز اس کے لیے شفاعت کرنا میرے لیے لازم ہو گیا۔

کھانے پینے کے وقت کی دُعائیں

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ جب نبی مکرم جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں کھانا پیش کیا جاتا تو آپ فرمایا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، بِسْمِ اللهِ (رواہ ابن السنّی)

خدایا جو کچھ تو نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔ اللہ کے نام ہی سے میں اس کی ابتدا کرتا ہوں۔

۲۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص بھی جس وقت کھانا کھانا شروع کرے۔ اس وقت خدا کے نام سے آغاز کرے اور اگر ابتدا میں یاد نہ رہے تو پھر اس طرح کہنا چاہیے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ آخِرَہٗ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

اوّل ہو یا آخر، ہر صورت میں اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

۳۔ جناب ابوسعید خدریؓ نقل کرتے ہیں کہ حضورؐ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس طرح دُعا کیا کرتے تھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

اُس خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔

۴۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص

کھانا کھانے کے بعد یہ الفاظ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ (خدا کا شکر ہے جس نے مجھے کھلایا، پلایا اور میری قوت و اختیار کے بغیر مجھے اس نعمت سے نوازا) تو اس کے وہ تمام گناہ جو اس سے سرزد ہو چکے بخش دیے جاتے ہیں۔

(رواہ الترمذی: وقال حدیث حسن)

تہجد کے وقت پڑھنے کی دُعائیں

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو آپ ان الفاظ میں دُعا کیا کرتے تھے:-

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ حَقٌّ، وَوَعْدُکَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ،

وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ
وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ
حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ
وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ
اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَ اِلَيْكَ
حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا
اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ
وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(رواہ البخاری)

خدایا ہر قسم کی تعریف کا سزاوار تو ہی ہے۔ آسمانوں، زمینوں
اور جو کچھ ان میں موجود ہے ان سب کا نظام چلانے والا تو ہی ہے
حمد کی مستحق صرف تیری ہی ذات ہے۔ آسمانوں، زمینوں اور

ان کے مابین جس قدر بھی مخلوق ہے سب پر تیری ہی حکومت ہے۔
حمد کی سزاوار صرف تیری ہی ذاتِ گرامی ہے۔ آسمانوں اور زمینوں
اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا نور تُو ہی ہے۔ حمد صرف
تیرے ہی لیے ہے —— تو حق ہے اور تیرا وعدہ بھی حق ہے
تیرا دیدار بھی حق ہے اور تیرا قول بھی حق ہے۔ جنت، دوزخ
برحق، محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں۔ قیامت کا آنا برحق۔ خدایا
میں نے تیری اطاعت کی تجھ پر ایمان لایا، تجھ ہی پر اعتماد کیا۔ میں
نے اپنی تمام تر توجہ تیری جانب مبذول کر دی۔ تیرے ہی لیے میں
نے مجادلہ کیا۔ اور تیرے ہی پاس فیصلہ کے لیے آیا —— سو اَب
تو میرے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دے، وہ بھی جو میں نے پوشیدہ
طور پر کیے ہیں اور وہ بھی جو گناہ علانیہ سرِ بازار مجھ سے ہوئے
ہیں اور جن کے متعلق تیرا علم مجھ سے کہیں زیادہ ہے۔ مقدّم بھی
تو ہی ہے اور مؤخر بھی تُو ہی۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ گناہوں
سے بچانے والا اور نیکیوں کی توفیق بخشنے والا خدا کے سوا کوئی نہیں؛

۲۔ جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اُسے پسند ہو تو یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کرے اور اس خواب کا تذکرہ لوگوں سے کرے اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو سمجھے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے، اس سے خدا کی جناب میں پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے کیونکہ ایسا خواب اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(بخاری اور مسلم)

۳۔ حضرت عمرؓو بن شعیبؓ عن ابیہؓ عن جدہؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص خواب میں ڈر جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ ان الفاظ میں پناہ مانگے:۔

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی)

کلماتِ الٰہیہ کے توسط سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں، اس کے غضب اور عذاب سے، اس کے بندوں کے شر اور شیطانی وسوسوں سے اور شیطان کے اپنے پاس پھٹکنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔

اس دعا کی برکت سے اس کو کوئی گزند نہیں پہنچ سکے گا اور وہ ہر بلا سے مامون و محفوظ رہے گا۔

بےخوابی کے ازالے کے لیے دُعا

۱۔ جناب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے بےخوابی کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہیں چند ایسے کلمات بتلا دیتا ہوں جن کے پڑھنے سے تمہاری یہ بیماری ختم ہو جائیگی اور تمہیں نیند آجایا کرے گی۔ وہ کلمات یہ ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبِّ

الشَّيَاطِيْنِ وَ مَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ، عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ - (رواہ الطبرانی)

اے ساتوں آسمانوں اور اس مخلوق کے مالک! جس پر ساتوں آسمانوں نے سایہ کیا ہُوا ہے ـــــ اے زمینوں اور ان چیزوں کے مالک جن کا بوجھ زمین نے اُٹھا رکھا ہے ـــــ اے شیاطین کے رب اور ان کے رب جن کو اُنہوں نے راہِ راست سے بھٹکا دیا ہے تو مجھے اپنی تمام مخلوق کے شر سے بچائے رکھ کہ ان میں سے کوئی ایک بھی مجھ پر قابو پائے۔ تیری پناہ میں آجانے کے بعد پھر کسی قسم کا کوئی خوف اور خطرہ نہیں کیونکہ تیری پناہ سب سے زبردست ہے اور تیرا نام سب سے برکت والا ہے۔

جب حضرت خالد بن ولیدؓ ان کلمات کا ورد کرنے تو انہیں فوراً

بنیند آجاتی۔

۲۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خوابی کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا اس طرح دُعا کیا کرو:۔

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ، وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ، لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، اِهْدِ لَيْلِيْ، وَاَنِمْ عَيْنِيْ۔ (رواہ ابن السنّی)

خدایا ستارے ڈوب گئے۔ رات آنکھوں میں کٹ گئی۔ زندہ و جاوید تو تیری ہی ذات ہے۔ تجھے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اے حی و قیوم میری رات بھی اچھے طریقے سے بسر کرا دے اور میری آنکھوں میں بھی نیند بھیج دے۔

جیسے ہی میں نے یہ دُعا پڑھی اللہ تعالیٰ نے میری بیخوابی کی پریشانی کو دور فرما دیا۔

سونے سے پہلے کی دعائیں

۱. حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بھی جب سونے کے لیے اپنے بستر پر پہنچے تو اسے چاہیئے کہ وہ کپڑے کے پلّو سے بستر کو خوب جھاڑ لے۔ پھر زبان سے یہ الفاظ ادا کرے :-

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ (رواہ الجماعۃ)

میرے مولا! تیرا نام لے کر ہی میں سوتا ہوں اور تیرے نام ہی سے میں اٹھتا ہوں۔ اگر نیند کی حالت ہی میں میری جان نکل جائے تو تو مجھے بخش دینا اور اگر تو نے میری روح کو لوٹا دیا تو پھر اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کیا کرتا ہے:۔

۲- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رات کے وقت آرام کرنے کی غرض سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لاتے تو سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان پر دم کرتے اور جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتے انہیں جسم مبارک پر پھیرتے ـــــ چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے ہاتھ پھیرنا شروع کرتے اور تین بار اسی عمل کو دہراتے (بخاری)

۳- حضرت ابوسعید خدری رضؓ نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بستر پر لیٹتے وقت تین بار (ذیل کی) دعا پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر یا درختوں کے پتوں کی تعداد کے مساوی اور ریت کے ذرات یا دنیا کی عمر کے برابر ہی کیوں نہ ہوں ـــــ دعا یہ ہے:-

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ (رواہ الترمذی)

میں خدائے وحدہٗ لاشریک سے گناہوں کی مغفرت طلب

کرتا ہوں اسی کی ذات زندہ و جاوید رہنے والی ہے۔ اور اسی کی جناب میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا اور توبہ کرتا ہوں۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھے گا تو اس کے تمام گناہ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں، بخش دیے جائیں گے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (رواہ ابن حبان)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اقتدار اعلیٰ اسی کا ہے اور وہی حمد کا سزاوار ہے۔ ہر شے اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ خدائے بزرگ و برتر کی مدد کے بغیر کسی کو کوئی قوت و اختیار حاصل نہیں ——

اللہ تعالیٰ ہی کے لیے تقدیس و تمجید ہے ـــــ اس کی ذات
کے سوا کوئی دوسرا مستحق عبادت نہیں۔

۵۔ حضرت براء بن عازب رضؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پہ جاؤ تو وضو کر کے داہنی کروٹ لیٹ کر یہ دُعا پڑھو اور پھر اس کے بعد کوئی بات نہ کرو۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ ۔ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ ۔ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ ۔ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ ۔ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔ (اخرجہ الجماعۃ)

خدایا میں نے اپنی تمام تر توجہ تیری جانب مبذول کر دی اور اپنے تمام معاملات تیرے سپرد کر دیے۔ اور تیرے سامنے عاجزی اور انکساری اختیار کی۔ رغبت اور خوف تجھ سے ہی ہے۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات نہیں مل سکتی۔ میں تیری نازل کی ہوئی

کتاب پر ایمان لایا۔ تیرے نبی کو، جنہیں تو نے مبعوث فرمایا ہے، میں نے تسلیم کر لیا۔

پھر اگر اس رات تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہاری موت دینِ فطرت یعنی اسلام پر ہو گی ⁂

دُوسری دُعائیں

نماز اور مجلس کے بعد کی دعائیں

۱۔ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تینتیس ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہے اور اور پھر سو کا شمار مکمل کرنے کے لیے یہ کلمات ایک مرتبہ کہہ لے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهٗ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (رواہ مسلم)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اقتدار اعلیٰ صرف اسی کا ہے۔ ہر قسم کی تعریف کا مستحق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اس صورت میں اگر اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

۲۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ معاذ! خدا کی قسم، مجھے تم سے بے حد محبت ہے۔ اور اسی لیے میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد کبھی بھی ان کلمات کو ترک نہ کرنا۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (رواہ ابوداؤد)

خدایا! اپنا ذکر اور شکر کرنے میں میری مدد فرما اور عبادت

ہیں خلوص کی توفیق ارزانی فرما۔

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ جب کسی مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا ضرور پڑھا کرتے اور اس کے بعد مجلس سے اُٹھتے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ . اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (رواہ ابوداؤد والحاکم فی المستدرک)

خدایا تسبیح و تحمید تیرے ہی لیے ہے —— میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تجھی سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری جناب ہی میں تائب ہوتا ہوں۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس سے پہلے تو یہ دعا کبھی نہیں پڑھی آپؐ نے ارشاد فرمایا اس مجلس میں جو کچھ ادھر اُدھر کی باتیں ہوئی ہیں یہ دعا ان سب کے لیے کفارہ بن جائے گی۔

۴۔ جناب علی مرتضیٰؓ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہو کہ اس کے اعمال ترازو سے بالکل ٹھیک تولے جائیں تو اسے مجلس سے اُٹھتے

وقت یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کرنے چاہییں۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ (رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ)

پاک ہے تیرا رب، عزت کا مالک، ان تمام باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں اور سلام ہے مرسلین پر اور ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔

استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر کام کے لیے استخارہ کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے اور اس کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے جیسے آپ قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ کا ارشاد تھا تم میں سے کوئی شخص جب کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو اسے دو رکعت نماز نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ۔ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَ الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔ (رواه البخاری)

خدایا! میں تیرے علم کے توسط سے بھلائی طلب کرتا ہوں

اور تیری ہی قدرت کے ذریعے اس کام پر قدرت طلب کرتا ہوں ۔ تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں ۔ بلاشبہ تو قادرِ مطلق ہے مجھے کوئی قدرت حاصل نہیں تو سب کچھ جانتا ہے اور مجھے کوئی علم نہیں ۔ تو تمام مخفی باتوں کا جاننے والا ہے ۔

خدایا تیرے علم میں اس کام کے اندر میرے لیے دینی یا دنیاوی بھلائی ہے یا نتیجہ کے اعتبار سے بہتر ہے (یا آپ نے یہ ارشاد فرمایا) اس کے جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جانے یا اس کے مؤخر ہونے میں میرے لیے بھلائی ہے تو اس کام پر مجھے قدرت عطا فرما ۔ اور اسے میرے لیے آسان کر دے ۔ اور تیرے علم میں اگر اس کام میں میرے لیے کوئی دینی یا دنیاوی مضرّت ہے یا نتیجتاً یہ کام میرے لیے شر ثابت ہوگا یا تعجیل اور تاخیر کی صورت میں یہ کام میرے لیے ضرر رساں ہوگا تو پھر مجھے اس سے محفوظ رکھ اور بھلائی کو میرے لیے مقدر فرما دے جہاں سے بھی بھلائی حاصل ہو سکتی ہو ۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ تو مجھ سے راضی رہ ــــــ پھر اپنی حاجت کا تذکرہ کرے ۔

نمازِ حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا جس شخص کی کوئی حاجت اللہ تعالیٰ یا بنی آدم میں سے کسی کے ساتھ اٹکی ہوئی ہو تو اسے اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرنی چاہیئے اور پھر حمد و صلوٰۃ کے بعد ان الفاظ میں دعا مانگے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ

لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ نہایت حلیم اور کریم ہے۔ عرش عظیم کا مالک، خداوند قدوس پاک ہے۔ ہر قسم کی تعریف کا مستحق رب کائنات ہی ہے۔ خدایا میں تجھ سے ان ذرائع کا طالب ہوں جن کے ذریعے رحمت نازل ہوتی ہے اور ایسے اعمال کا متلاشی ہوں جن کی بنا پر تیری مغفرت لازم ہو جائے اور گناہ کے سلسلے میں تیری جانب سے حفاظت کا طلبگار ہوں۔ نیکی سے وافر حصہ اور گناہ سے سلامتی کا خواہشمند ہوں۔ میرا کوئی قصور ایسا نہ چھوڑ جو بخشش سے رہ جائے۔ اے ارحم الراحمین میری تمام مشکلات کو حل فرما دے۔ میری کوئی حاجت ایسی نہ رہنے دے جس کے ذریعے تیری رضا حاصل ہو سکتی ہو اور وہ پوری ہونے سے رہ جائے۔ پھر اس کے بعد دنیاوی اور دینی امور میں اپنی ضروریات پیش کر کے خدا کے حضور میں دعا مانگے جو کچھ مقدر میں ہے وہ مل کر رہے گا۔

☆

سفر کی دُعائیں

۱۔ کوئی شخص جب کسی کو سفر کے لیے رخصت کرنے لگے تو اسے یہ الفاظ کہنے چاہییں :۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ، وَ اَمَانَتَکَ، وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ، وَ اَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ۔

(رواہ الترمذی والنسائی من حدیث عبد اللہ بن عمر)

تیرا دین، تیرا گھر بار اور تیرے اعمال کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ اور تیرے لیے سلامتی کا متمنی ہوں۔

پھر اسے تقویٰ اختیار کرنے اور ہر بلندی پر اللہ اکبر کہنے کی تلقین کرے۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اَطْوِلَہُ الْبُعْدَ وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ۔

(رواہ الترمذی والنسائی من حدیث ابی ھریرہ)

خدایا اس کے سفر کی دوری کو سمیٹ دے اور اس کے لیے

سفر کو آسان فرما۔

پھر اس کے بعد یہ دُعا پڑھے:۔

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ۔

(اخرجه الترمذي، والنسائيُ من حديث انس)

جہاں کہیں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ تمہیں تقویٰ کا زادِ راہ مہیا کرے اور گناہوں کو بخش دے اور بھلائی کو تمہارے لیے آسان کر دے۔

۲۔ اور خود مسافر روانہ ہوتے وقت رخصت ہونے والوں کے لیے یوں دُعا کرے۔

أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ۔

(رواه الطبراني من حديث ابي هريرة)

میں تجھے اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں جس کے پاس رکھی ہوئی امانتیں کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔

پھر اپنے لیے یہ دُعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصُوْلُ، وَبِكَ اَجُوْلُ، وَبِكَ اَسِیْرُ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِیْ ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی۔ اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔

خدایا تیرے نام سے اس سفر کا آغاز کرتا ہوں اور تیرے نام ہی کی برکت سے گھومتا اور چلتا پھرتا ہوں۔ میرے مولا! اپنے اس سفر میں تجھ سے میں نیکی اور تقوےٰ اور ان اعمال کا جو تیری رضا کا باعث ہو سکتے ہوں طلبگار ہوں۔ خدایا! تو ہمارے اس

سفر کو آسان کر دے اور اس کی طوالت کو دُور فرما دے۔ اے اللہ تو ہی سفر میں ہمارا رفیق اور گھر والوں کا محافظ ہے۔ میرے آقا! میں سفر کی مشقّت اور شرمناک مناظر اور بُرے ٹھکانوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اہل وعیال، گھر اور مال تمام چیزوں میں۔

اور جب سفر سے واپس لوٹے تو اس دُعا کے ساتھ ان الفاظ کا اضافہ بھی کر لے۔

آیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

(رواہ احمد والبزار ومسلم وغیرہم من حدیث علیؓ وابن عمر وعبد اللہ بن سرجس وغیرہم)

ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔

۳۔ سواری میں چڑھتے وقت بسم اللہ پڑھے اور سوار ہو جانے کے بعد یہ الفاظ کہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا

لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ، وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

(رواہ ابوداود والترمذی من حدیث علی رضی اللہ عنہ)

ہر قسم کی تعریفیں اس خدا ہی کے لیے ہیں جس نے ہمارے لیے ان چیزوں کو مطیع فرمان بنادیا۔ ورنہ ہم انہیں اپنے قابو میں لانے کی کوئی طاقت نہ رکھتے تھے اور بالآخر ایک روز ہمیں اپنے رب کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔

مظاہرِ قدرت دیکھنے پر دُعا

۱۔ بارش کے وقت دو یا تین بار یہ الفاظ کہے جائیں :-

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا

(رواہ ابن ابی شیبۃ من حدیث عائشۃ)

خدایا تو نفع دینے والی بارش برسا۔

۲۔ بارش کی کثرت کی وجہ سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو پھر یہ دُعا مانگی جائے۔

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔ (رواہ البخاری من حدیث انس)

اے اللہ ہم پر نہیں بلکہ ہمارے اردگرد بارش برسا۔ خدایا! ٹیلوں پر، درختوں کے جھنڈ پر، پہاڑیوں، وادیوں اور جنگلوں میں بارش برسا۔

۳۔ بجلی کی گرج اور کڑک کی آواز سُن کر اس طرح دُعا مانگی جائے:۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے نہ قتل کیجئے اور نہ اپنے عذاب سے ہلاک کیجئے بلکہ اس سے پہلے ہمیں معاف فرما دیجئے۔ رواہ الترمذی

۴۔ نئے مہینے کی پہلی شب کو چاند دیکھنے پر ان الفاظ میں دعا مانگی جائے:۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ ، وَالسَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ ، وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى ، رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ۔

هِلَالُ خَیْرٍ وَ رُشْدٍ۔

اللہ سب سے بڑا ہے — خدایا تو اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام اور اپنے پسندیدہ اعمال کے ساتھ طلوع کر — پھر چاند کی طرف متوجہ ہو کر کہے ——

میرا رب اور تیرا رب خدائے واحد ہی ہے — خدایا اس چاند کو ہمارے لیے بھلائی اور ہدایت کا چاند بنا دے۔

پھر تین بار یہ الفاظ کہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَ خَیْرِ الْقَدَرِ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ۔

(رواہ الدارمی والترمذی والطبرانی وغیرھم من حدیث عبداللہ بن عمر)

الٰہ العالمین! میں تجھ سے اس مہینہ میں خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں۔ اور تقدیر کی بھلائی کا طالب ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

معاشرتی دعائیں

۱۔ جب کسی شخص کی شادی میں شرکت کا اتفاق پیش آ جائے تو اس

وقت دُولہا اور دُلہن کے لیے ان الفاظ میں دُعا کرے۔

۱- بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔

(رواہ البخاری ومسلم والاربعۃ من حدیث انس وابی ھریرۃ)

اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس شادی کو بابرکت بنائے اور تم پر اپنی برکتوں کا نزول فرمائے اور تم دونوں کو بھلائی پر مجتمع رکھے۔

۲- جب کسی کے پاس نومولود بچہ لایا جائے تو اس کے کان میں اذان کہی جائے۔

(رواہ ابوداؤد ونسائی)

۳- جب بچہ بولنا شروع کرے تو سب سے پہلے اس کو کلمہ سکھانا چاہیے — لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه — اور جب اس کے دودھ کے دانت ٹوٹنے لگیں تو اس سے نماز کی پابندی کرائی جائے۔

نظر بد کا ایک تعویذ

اُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ ، مِنْ كُلِّ

شَیْطَانٍ وَّ ھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ۔

(رواہ البخاری من حدیث ابن عباس)

ہر ضرر رساں شیطان اور ہر قسم کی نظر بد سے میں تجھے الٰہی کلمات تامہ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔

مختلف مواقع کی دُعائیں

۱۔ کسی پسندیدہ شے پر نظر پڑے تو یہ الفاظ کہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔

ہر قسم کی تعریف کا مستحق وہ خدائے برتر ہی ہے جس کے فضل سے نیکیاں تکمیل کو پہنچتی ہیں۔

۲۔ ناپسندیدہ چیز کو دیکھے تو یوں کہنا چاہیئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔

ہر حالت میں خدا ہی کی تعریف ہے۔

(رواہ الحاکم و ابن ماجہ من حدیث عائشہ)

۳۔ آئینہ دیکھتے وقت یہ الفاظ کہے جائیں:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَلَہٗ، وَ کَرَّمَ صُوْرَۃَ وَجْھِیْ فَاَحْسَنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (رواہ ابن حبان وابن مردویہ والطبرانی من حدیث عبداللہ ابن مسعود وعائشہ وانس)

خدایا جس طرح تو نے مجھے حُسنِ صورت سے نوازا ہے اسی طرح مجھے حُسنِ اخلاق کی دولت سے مالا مال کر — میرے چہرے کو آگ پر حرام کر دے — اللہ تعالیٰ ہی کی ذات قابلِ تعریف ہے جس نے میرا جسم بنایا اور اسے اعتدال میں رکھا۔ میرے چہرے کو عزت والا اور حسین بنایا اور سب سے بڑھکر یہ کہ مجھے مسلمانوں میں شامل کیا۔

۴۔ کوئی نیا پھل نظر آئے تو اس وقت یوں کہنا چاہیے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا ، وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا ، وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا ، وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا ، اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ۔

(رواہ مسلم والترمذی من حدیث ابی ھریرہ)

خدایا ہمارے پھلوں اور ہماری بستیوں میں برکت عطا فرما۔ اوزان اور پیمانوں میں برکت ڈال دے۔ اے اللہ! جیسے تو نے اس پھل کی ابتدا دکھائی اس کی انتہا دیکھنی بھی نصیب کر۔

۵۔ کسی مسلمان بھائی کو ہنستے ہوئے دیکھ کر یوں کہنا چاہیئے۔

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ۔

(رواہ البخاری ومسلم من حدیث سعید بن ابی وقاص)

اللہ تجھے ہمیشہ شاداں و فرحاں اور خنداں رکھے۔

۶۔ جب کسی کی طرف سے سلام پہنچایا جائے تو سلام پہنچانے والے اور سلام بھیجنے والے دونوں کو جواباً سلام کہا جائے۔ (النسائی عن انس بن مالک)

۷۔ کوئی شخص جب کسی سے اُنس و محبت کا اظہار کرے تو اس کے لیے یہ الفاظ استعمال کیے جائیں۔

اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان من حدیث انس)

جس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے تو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ تجھ سے محبت کرے۔

۸۔ حال دریافت کرنے کی صورت میں یہ جواب دیا جائے :۔

اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَیْكَ۔

تمہارے ساتھ اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں (یعنی تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں) یا صرف یہ الفاظ کہے :۔

اَحْمَدُ اللّٰهَ۔ اللہ کا شکر ہے۔

(رواہ احمد وطبرانی من حدیث عبداللہ بن عمر وانس)

۹۔ جب کوئی شخص کسی کے ساتھ بھلائی کرے تو وہ شکریے میں یہ الفاظ کہے :۔

جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

(رواہ الترمذی)

۱۰۔ جب کوئی شخص دکھ، تکلیف یا حزن اور ملال سے دوچار ہو تو اس وقت ان الفاظ میں دعا مانگنی چاہیے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا، وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِىْ اِلٰى نَفْسِىْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَ اَصْلِحْ لِىْ شَاْنِىْ كُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ ، اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ ، اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَ نُوْرَ بَصَرِيْ وَ جِلَاءَ حُزْنِيْ ، وَ ذَهَابَ هَمِّيْ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(رواه النسائی وابن حبان من حدیث علی، والحاکم من حدیث ابی هریرة وعبدالله بن مسعود والترمذی من حدیث سعد بن ابی وقاص، واحمد والبزّار من حدیث ابن مسعود)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اطاعت اور بندگی کے لائق نہیں۔ وہ صاحبِ عزت اور عظمت ہے۔ وہ پاک اور برکت دینے والا ہے۔

اور عرش عظیم کا مالک ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو ساری کائنات کا پروردگار ہے۔ میں اسی پر اعتماد کرتا ہوں۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس پر کبھی موت طاری نہیں ہو سکے گی۔ ہر قسم کی تعریف کا سزاوار صرف اللہ ہی ہے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں۔ اور اقتدار میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں۔ نہ وہ کمزور ہے کہ کوئی اس کا مددگار ہو۔ لہٰذا کبریائی اور عظمت کا مستحق وہی ہے۔ اس کی خوب بڑائی بیان کرو ——

خدایا میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں مجھے لمحہ بھر کے لیے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔ میرے تمام معاملات کی اصلاح فرما دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے ہمیشہ زندہ و جاوید رہنے والے! تیری رحمت ہی کی بنا پر میں فریاد کرتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو منزہ ہے۔ بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ خدایا میں تیرا بندہ ہوں۔ تیرے غلام اور تیری کنیز کی اولاد —— میری عزت اب تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ

صادر ہو چکا۔ یقیناً تیرا فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اُس نام کے طفیل سوال کرتا ہوں جس سے تُو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے یا جو نام تو نے کتاب الٰہی میں ذکر کیا ہے یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا جو تیرے علم ہی کی حد تک محدود ہے۔ اور اس نام سے تیرے سوا کوئی واقف نہیں ــــــ تو قرآن کریم کو میرے دل کی بہار، میری آنکھوں کا نور اور میرے حُزن اور غم کو دُور کرنے والا بنا دے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کسی میں گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں اور نیکی کی راہ اختیار کرنے کی طاقت نہیں۔

۱۱۔ جب کوئی ایسا واقعہ پیش آجائے جس میں اس کا کوئی اختیار نہیں تو یوں کہنا چاہیے :۔

قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ (رواہ النسائی من حدیث ابی ہریرہؓ)

اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا اور جو چاہا کیا۔

اس طرح ہرگز نہیں کہنا چاہیئے کہ اگر یُوں ہوتا تو کبھی ہم پر یہ مصیبت نہ آتی۔ اس سے شیطان کو راہ ملتی ہے۔

۱۲۔ اگر کوئی مشکل پیش آجائے تو اس صورت میں یوں کہا جائے :۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

خدا ہی ہمارے لیے کافی ہے اور وہ کیسا اچھا کارساز ہے۔

(رواہ ابوداؤد من حدیث عوف بن مالکؓ)

۱۳۔ مصیبت کے وقت یوں کہنا چاہیے :۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا۔

(رواہ الترمذی والحاکم من حدیث ابی سلمہ)

ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ خدایا میں اپنی مصیبت میں تجھ ہی سے اجر کی توقع رکھتا ہوں لہٰذا تو مجھے اس کا بدلہ عطا فرما۔ اور اس کے عوض مجھے بھلائی نصیب کر۔

۱۴۔ اگر کسی دشوار کام کا سامنا ہو تو پھر یہ دعا پڑھی جائے :۔

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا، وَ
اَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا۔

(رواہ ابن حبّان من حدیث انس)

خدایا کوئی کام بھی آسان نہیں البتہ جس کو تو آسان بنادے
اگر تو چاہے تو رنج و غم کو آسان کردیتا ہے۔

۱۵۔ غصّہ کی حالت میں یوں کہنا چاہیئے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

شیطان مردود کے مقابلے میں میں خدا کی جانب سے حفاظت کا
طلبگار ہوں۔ (رواہ البخاری ومسلم من حدیث سلیمان ابن صرد)

۱۶۔ قرض میں مبتلا ہوجانے کی صورت میں ان الفاظ میں دعا مانگی جائے:۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

(رواہ الترمذی والحاکم من حدیث علی)

خدایا تو رزقِ حرام کی جگہ اپنی جانب سے رزقِ حلال کو میرے

لیے کافی بنا دے اور اپنے فضل و کرم سے مجھے صرف اپنا ہی محتاج رکھ۔ باقی سب سے مستغنی کر دے۔

امراض، عیادت اور تعزیت کی دعائیں

۱۔ اگر جسم کے کسی حصے میں کوئی تکلیف ہو جائے تو اس مقام پر اپنا ہاتھ رکھ کر یہ وظیفہ پڑھا جائے :۔ بسم اللہ تین بار اور پھر سات مرتبہ ذیل کی دعا پڑھی جائے :۔

أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ۔ (رواہ مسلم من حدیث عثمان بن ابی العاص)

اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت کے ذریعے، اس شر سے جو مجھے لاحق ہے اور جس سے میں خوف زدہ ہوں، پناہ مانگتا ہوں۔

۲۔ کسی مریض کی عیادت کے لیے جانے کی صورت میں وہاں پہنچ کر اس طرح دعا کی جائے :۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اَشْفِ

وَاَنْتَ الشَّافِیْ ، لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ ، شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سِقَمًا ، وَیَمْسَحُ بِیَدِہٖ عَلَیْہِ وَیُطَیِّبُ خَاطِرَہٗ۔ (رواہ البخاری من حدیث عائشہؓ)

خدایا تو ہی لوگوں کا رب ہے۔ اس تکلیف کو دور فرما دے اور شفا عطا فرما۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے علاوہ کسی کے پاس شفا نہیں۔ اور تیری شفا ہی ایسی ہے جو بیماری کو باقی نہیں چھوڑتی۔

۳۔ تعزیت کے لیے کہیں جائیں تو سلام کے بعد ان الفاظ میں تعزیت کی جائے:۔

اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

(رواہ البخاری من حدیث اسامہؓ)

ہم سب اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہیں۔ جو اس نے واپس لے لیا وہ بھی اسی کا ہے اور جو کچھ اس نے عطا کر رکھا ہے وہ

بھی اسی کا ہے۔ ہر ایک کے لیے اس کے ہاں ایک مدت معیّن ہے۔ لہذا تمہیں صبر کرنا چاہیئے اور اس پر اللہ تعالےٰ سے اجر کی توقع رکھنی چاہیئے۔

۴۔ جب حضرت معاذؓ بن جبل کے صاحبزادے فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس مضمون کا ایک تعزیتی خط بھیجا۔

"خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے اس خط کا آغاز کرتا ہوں۔

اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے معاذ بن جبل کے نام۔

تجھ پر سلامتی ہو — میں تیرے پاس اللہ تعالیٰ کی حمد لکھ کر بھیجتا ہوں۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

امابعد — اللہ تعالیٰ تمہارے اجر میں اضافہ فرمائے اور تمہارے دل میں صبر جاگزیں کرے اور مجھے بھی اور تمھیں بھی شکر کی توفیق ارزانی کرے — بلاشبہ ہماری جانیں، ہمارے اموال، گھربار اور ہماری اولاد یہ سب چیزیں خداوند قدوس کا عطیہ ہیں۔ یہ سب عطیات عارضی طور پر ہماری تحویل میں دیے گئے ہیں۔ ہم ان

سے ایک مقررہ مدت تک فائدہ اُٹھاتے ہیں، پھر اس مقررہ وقت کے بعد اللہ عزوجل ان کو واپس لے لیتا ہے۔ جب وہ ہمیں ان عطیات سے نوازے تو ہم پر اس کا شکر واجب ہے، اور جب وہ آزمائش میں ڈالے تو اس وقت صبر لازم ہے۔

تمہارا فرزند بھی اللہ تعالیٰ کا ایک عطیہ تھا جو تمہیں بلا مشقت حاصل ہوا۔ اور یہ اس کی ایک امانت تھی جو تمہارے سپرد کی گئی تھی۔ اس نے تمہیں خوشحالی اور مسرت میں فائدہ اُٹھانے کا موقع دیا۔ پھر اس نے تم سے اپنی یہ امانت واپس لے لی اور اس کے بدلے میں اجرِ کثیر عطا کیا ـــــ تم پر اس کی رحمتیں ہوں اگر تم نے اس کے اجر کی توقع رکھی ـــــ اب صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا کہ کہیں تمہاری اس ذرا سی دیر کی بے صبری سے تمہارا سارا اجر ضائع ہو جائے اور پھر تم پچھتاؤ ـــــ یاد رکھو کہ تمہاری بے صبری سے وہ لڑکا واپس نہیں آسکتا اور نہ تمہارا رنج والم ہی اس طرح دُور ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ـــــ والسلام (رواہ الحاکم وابن مردویہ)

۵۔ نمازِ جنازہ میں میت کے لیے اس طرح دعا مانگی جائے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ، وَ عَافِہٖ وَ اعْفُ عَنْہُ، وَ اَکْرِمْ نُزُلَہٗ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ، وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ، وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَ اَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَ اَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ، وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ، وَ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

(رواہ مسلم من حدیث عوف بن مالکؓ)

خدایا اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ اسے معاف کر دے اور اس سے درگزر فرما۔ اور اسے اچھا ٹھکانا دے۔ اس کی قبر کو کشادہ کر دے۔ اس کی لغزشوں کو پانی، اولوں اور برف سے

دھو ڈال (یعنی اپنی رحمتِ بے پایاں کا نزول فرما) اسے گناہوں سے اسی طرح پاک صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک صاف کیا جاتا ہے ــــ دنیا میں جو اس کا گھر تھا اس سے اچھا گھر اسے مرحمت فرما۔ اور اس کے گھر والوں سے اچھے گھر والے اسے عنایت کر۔ دنیا کے اندر جو اس کی بیوی تھی یہاں اس سے اچھی بیوی اس کو عطا فرما۔ اس کو جنت میں داخل کر اور عذابِ قبر اور عذابِ جہنم سے محفوظ رکھ۔

۶۔ زیارتِ قبور کے وقت یہ الفاظ کہے جائیں:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ ، وَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَ الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ، وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ، اَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَ نَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَھُمْ ، وَلَا

تُضِلَّنَا بَعْدَ هُمْ.

(رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ وابن السنی)

اے قبرستان کے باسیو، مومنو اور مسلمانو! خدا کی جانب سے تم پر سلامتی ہو اور اللہ تم پر اپنا رحم کرے۔ تم سے پہلے گزر جانے والوں پر اور بعد میں آنے والوں پر بھی اپنی رحمت نازل فرمائے —— ہم بھی انشاء اللہ جلد ہی تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے بھی اور تمہارے لیے بھی عافیت کے طالب ہیں۔ تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے چلنے والے ہیں ——

خدایا! ان کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھ اور ان کے بعد ہمیں راہ راست سے بھٹکنے نہ دے۔

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعتیں ہیں۔ ان چاروں رکعتوں کو ایک سلام کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے اور دو سلاموں کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت ملانے کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جائے :-

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ تعالیٰ پاک ہے. اسی کے لیے حمد ہے. اس کے سوا کوئی معبود نہیں - اور اللہ ہی سب سے بزرگ تر ہے .

پھر رکوع ، سجدہ ، جلسہ (دونوں سجدوں کے درمیان) پھر دُوسرا سجدہ اور سجدے کے بعد کھڑا ہونے سے پہلے یا دوسری رکعت میں تشہد کے بعد دس دس بار اس تسبیح کو پڑھا جائے اس طرح ایک رکعت میں ۷۵ اور چاروں رکعتوں میں تین سو تک اس کا شمار پہنچ جائے گا۔ باقی رکعتیں بھی پہلی رکعت ہی کی طرح پڑھی جائیں گی۔

اخوان کے اوراد

قرآنی وظائف اور مسنون دعاؤں کے بعد یہ اوراد پڑھے جائیں:۔

۱۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ (خدایا میں تجھ سے مغفرت کا طالب ہوں) (سو مرتبہ)

۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ (اے اللہ ہمارے سردار جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل اور ان کے اصحاب پر رحمتیں نازل فرما) (سو مرتبہ)

۳۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ کے سوا کوئی قابلِ اطاعت نہیں) (سو مرتبہ)

پھر دعوتِ حق اور اس کے غلبہ کے لیے جد وجہد کرنے والوں کے لیے اپنی ذات اور اپنے گھر والوں کے لیے خیر وبرکت کی دعا کرے ــــ یہ عمل نمازِ فجر اور مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد سونے سے پہلے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ کیا جائے۔

اخوان کو چاہیئے کہ وہ کامل غور وفکر اور تدبر کے ساتھ اس ورد کو اپنا معمول بنالیں۔

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ، وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

خدایا تو ہی اقتدار کا مالک ہے تو جس کو چاہتا ہے اقتدار سے نوازتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اقتدار چھین لیتا ہے۔ تو جسے چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے بلاشبہ تو ہر طرح قدرت رکھتا ہے۔ تو رات کو دن میں اور دن کو رات میں ضم کر دیتا ہے۔ زندہ کو مردہ سے اور مُردہ کو زندہ سے برآمد کرتا ہے۔ اور اپنی مرضی سے جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق بخشتا ہے۔

پھر یہ دعائے ماثورہ پڑھی جائے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَ اِدْبَارُ نَهَارِكَ وَ اَصْوَاتُ دُعَائِكَ ـ فَاغْفِرْلِیْ

خدایا یہ تیری رات کے آنے اور دن کے لوٹ جانے کا وقت ہے اور تجھ سے دُعائیں کرنے کی گھڑی ہے۔ پس مجھے بخش دیجئے۔

اس کے بعد اپنے اخوان بھائی اور دوسرے مسلمان بھائیوں اور ان کے ساتھ جو روحانی تعلق ہے اس کا تصوّر کرے۔ جن لوگوں سے وہ آشنا نہیں انہیں بھی فراموش نہ کرے بلکہ سب کیلیے یہ دعا کرے:۔

"خدایا تو جانتا ہے کہ یہ لوگ تیری محبت میں اکٹھے ہوئے ہیں ان کے دل تیری اطاعت کے سبب جُڑے ہوئے ہیں۔ تیری پکار پر لبیک کہتے ہوئے ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں۔ تیری شریعت کو فروغ دینے اور پھیلانے کے لیے انہوں نے اپنا تن، من، دھن سب کچھ لگا دیا ہے۔ خدایا! تو ان کے درمیان مضبوط تعلق پیدا فرما دے اور ان کے مابین محبت کو قائم کر دے۔ ان کو راہِ راست پر لگائے رکھ۔ ان کے دلوں کو اپنے نور سے جو کبھی دھیما نہیں پڑتا، منور فرما دے۔ ایمانی فیوض و برکات کے لیے ان کے سینوں کو کھول دے۔ انہیں

اپنی معرفت عطا فرما۔ اور اس پر انہیں زندہ رکھ اور توکّل کی دولت سے مالامال کردے اور اپنے راستے میں انہیں شہادت کی موت نصیب فرما۔"

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرِ۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن، وَصَلِّ اللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ۔

اس ورد کو روزانہ غروبِ آفتاب کے بعد پڑھا جائے۔

محاسبۂ نفس

محاسبۂ نفس یہ ہے کہ ہر روز سونے سے پہلے تمام دن کے اعمال کا جائزہ لیا جائے۔ بھلائی کے کام انجام دینے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے اور اگر کسی طرح کوئی برائی سرزد ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ کی جناب میں مغفرت طلب کی جائے اور اس سے نیکی کے کاموں کی توفیق مانگی جائے اور توبہ کی تجدید کی جائے پھر بہترین عزائم اور ارادوں کے ساتھ سونے کے لیے لیٹ جائے۔

وصلی اللہ علی سیّدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلّم۔ تسلیمًا کثیرًا